مسیحی کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تو مسیحی عوام اس تھانے کا گھیراؤ کریں گے اور اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی فورم پر اِس مسئلہ کو اٹھایا جائے گا۔ اُنہوں نے اِس قانون کو مسیحی عوام کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار قرار دیا۔" (روز نامہ "جنگ" - راولپنڈی، ۲۸ اگست ۱۹۹۷ء)

:اقلیّتیں اور آزادی کے پچاس سال

گولڈن جوبلی تقریبات کے حوالے سے مسیحی برادری کی مختلف تنظیمیں سیمیناروں، جلسے جلوسوں اور کھیل تماشوں کا اہتمام کر رہی ہیں۔ ۱۴ ستمبر کو ایک نئی مسیحی تنظیم "حروف اکیڈمی" نے فیصل آباد میں "اقلیّتیں اور آزادی کے پچاس سال" کے عنوان سے خصوصی تقریب منعقد کی۔ پریس ریلیز کے مطابق ایمنسٹی انٹر نیشنل (پاکستان) کے صدر رانا قیصر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ "ابھی اقلیّتوں کو وہ پاکستان نہیں مل سکا جس کا تصوّر قائداعظم کے ذہن میں تھا۔" حروف اکیڈمی کے صدر نوید والٹر نے کہا کہ "تحریکِ پاکستان، تشکیلِ پاکستان اور تعمیر پاکستان میں اقلیّتوں کا واضح اور تاریخی کردار ہے، لیکن افسوس کہ عامتہ الناس اور سر کردہ ادارے اسے اس لیے نہیں جانتے کہ پرنٹ اور الیکٹرنک میڈیا نے ہمیشہ اقلیّتوں کی خدمات کو نظر انداز کیا ہے۔" جناب والٹر نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ "حکومتِ پاکستان کی نگرانی میں تشکیل پانے والی تاریخی اور نصابی کتب میں اقلیّتوں کے زندگی کے ہر شعبے سے متعلق کردار کو بھی مد نظر رکھا جائے۔"

یورپ

آسٹریا: مسلم - مسیحی مشترک اجتماع

وائنا میں منعقدہ ایک مسلم - مسیحی اجتماع (۱۳-۱۶ مئی ۱۹۹۷ء) کے مقررین نے عالمی اُمور میں مذہبی رہنماؤں اور سیاست دانوں کے درمیان تعاون کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کلیسائی رہنماؤں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اختلافات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ اس اجتماع کا اہتمام آسٹریا کی وزارتِ خارجہ نے کیا تھا جس میں دُنیا کے مختلف ملکوں سے چالیس افراد شریک ہوئے تھے۔ اجتماع کے غور و فکر کا عنوان تھا "سب کے لیے ایک دُنیا۔"

آسٹریا کے وزیر خارجہ جناب ولف گینگ شسل نے دیرپا امن کے لیے مذہبی اقدار کی اہمیت واضح کی۔ یہی بات سویڈن کے وزیر خارجہ نے ان الفاظ میں کہی کہ یہ امر "از حد ضروری ہے کہ سیاسی عمل کے دوران میں اور فیصلے کرتے ہوئے ہم مذہب کے سیاسی پہلو پیشِ نظر رکھیں۔ خارجہ پالیسی کو جس میں مستقبل کو اہمیت حاصل ہے، ثقافت اور مذہب کو اپنے ایجنڈے میں شامل کرنا ہوگا۔"

مراکش کے شاہ حسن کے پیغام اور ماونٹ لبنان کے آرتھوڈکس رہنما جارج خدر کی تقریر میں بیت المقدس میں امن کے لیے بھرپور جذباتی اپیل تھی۔ "وٹی کن کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سیکرٹری بشپ مائیکل فٹزجیرالڈ کے مطابق "قومی کمیٹی برائے اقلیات - ہندوستان کے ڈاکٹر طاہر محمود نے مسلمانوں اور مسیحیوں کو یاد دلایا کہ وہ دُنیا میں تنہا نہیں ہیں، اور اُنہیں دوسروں سے، چاہے وہ خدا پر ایمان رکھتے ہوں یا نہ، تعاون کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ "وٹی کن کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سربراہ کارڈینل آرنزے نے بھی اپنے پیغام میں مذاہب کے درمیان تعاون پر زور دیا۔

۱۹۹۳ء میں اس طرز کی پہلی مسلم - مسیحی کانفرنس منعقد کی گئی تھی، مگر اس پہلی کانفرنس کے برعکس حالیہ کانفرنس کے اختتام پر کوئی اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا، تاہم کانفرنس کے بہت ہی نمایاں مقرّر نے کہا کہ اختلافات اور شکایات کے جائزے کے لیے چاہے وہ کسی فریق کی جانب سے ہوں، ایک کمیٹی کی تشکیل پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ اُنہوں نے اجتماع میں "روشن خیال اسلام پسندوں" کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کیا، نیز اس بات پر بھی کہ اقتصادی تناظر پر چنداں دل جمعی سے بات نہیں ہوئی۔

مسلمان ممالک میں سے ایران، مراکش، پاکستان اور تیونس کے نمائندوں نے کانفرنس میں شرکت کی، مراکش کے شاہ حسن اور ایران کے سیّد محمد خامنہ ای (اسلامی جمہوریہ ایران کے روحانی رہبر کے بھائی) نے بالخصوص اپنے نمائندے بھیجے تھے۔

متفرّق

"ورلڈ کونسل آف چرچز" نے تخریب کاری کے لیے سرمایہ فراہم کیا ہے۔ — الزام اور اس کا ردِ عمل

جون ۱۹۹۷ء میں ایک کتاب کی تعارفی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کارڈینل جوزف ریٹ زنگر نے "ورلڈ کونسل آف چرچز" پر الزام لگایا کہ اس نے "جنوبی امریکہ میں تخریب کار تحریکوں" کو مالی